نسخہ ہائے خطی ''بحر المواج'' ایک تعارف

سید مصطفیٰ حیدر زیدی ☆

ABSTRACT

'BAHR-ul-MAWWAJ' is a general history written by Mohammad Ali Khan Ansari into three volumes. It contains non-Indian history, Salatin & Mughal history from Babur to Shah Alam II. This book is still in the form of manuscripts lying in various libraries of the world. A short detail of this book and its manuscripts is given in this article.

محمد علی خان انصاری فرزندِ عزت الدولہ ھدایت اللہ خان بن شمس الدولہ لطف اللہ خان صادق تہور جنگ [۱] برِ صغیر پاک وھند کے معروف شاعر اور تاریخ نگار تھے۔ آپ کا تعلق مشہور صحابیِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوایوب انصاریؓ کے خاندان سے تھا اور اسی بناء پر آپ انصاری کہلائے۔ آپ کے اجداد سلاطینِ دھلی کے عہد سے ہی دربار میں اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔ آپ کے دادا شمس الدولہ لطف اللہ خان صادق، محمد شاہ (۱۱۳۱۔۱۱۶۱ھ) کے دربار میں اعلیٰ عہدہ رکھتے تھے [۲] اور احمد شاہ (۱۱۶۱۔۱۱۶۷ھ) کے عہد میں فوت ہوئے۔ لطف اللہ خان کے چھ بیٹے تھے جن میں محمد علی خان انصاری کے والد ہدایت اللہ خان اپنے بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے [۳]۔ ان کے بھائی عنایت اللہ خان راسخ مشہور شاعر تھے۔ راسخ نے بھائیوں سے بہادر شاہ کے عہد تک کے تیموری بادشاہوں کی طرف سے لکھے جانے والے اور موصول ہونے والے مختلف خطوط کو جمع کیا [۴]۔ لطف اللہ خان کے ایک اور بیٹے شاکر خان نے محمد شاہ سے لیکر شاہ عالم کے دور تک کی تاریخ مرتب کی [۵]۔ محمد علی خان نے بھی اسی علمی و ادبی ماحول میں پرورش پائی۔

محمد علی خان انصاری کے سال پیدائش کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتیں البتہ یہ مسلّم ہے کہ وہ دھلی میں پیدا ہوئے [۶] اور اپنی تعلیم کا آغاز بھی وہیں سے کیا۔ آپ نے فارسی نثر نویسی میں کمال حاصل کیا البتہ اپنے علمی و ادبی میلان کے باعث کبھی کبھی شعر بھی کہتے رہے۔ شاعری میں آپ نے ''عاصی'' تخلص اختیار کیا اور لکھنؤ کے مرزا فاخر مکین سے اصلاحِ سخن حاصل کی ہے۔

☆ لکچرر، شعبۂ فارسی دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

بعدازاں محمد علی خان انصاری صوبہ بہار کے مرکز عظیم آباد عرف پٹنہ چلے گئے اور نواب مظفر جنگ سید محمد رضا خان شیرازی سے وابستہ ہو گئے جو بنگال، بہار اوراڑیسہ کے نائب ناظم تھے۔نواب مظفر جنگ کے پاس محمد علی خان انصاری نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور بہت جلد ترھت اور حاجی پور کی فوجداری کی عدالت کے داروغہ مقرر ہوئے ۸۔

سال پیدائش کی طرح محمد علی خان انصاری کے سال وفات کے بارے میں بھی حتمی معلومات نہیں ملتیں۔لیکن زیرِ نظر تالیف بحرالمواج میں موجود ۱۲۱۱ھ/۱۷۹۶ء تک کے واقعات سے ۱۲۱۱ھ تک مؤلف کی زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ایلیٹ نے مؤلف کی ایک اور کتاب تاریخ مظفری کا سالِ تالیف ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۰ء دیا ہے ۹۔ جبکہ مولوی عبدالمقتدر نے بحوالہ ریو(Charles Rieu) تاریخ مظفری کے واقعات کا تسلسل ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء تک بتایا ہے ۱۰۔ بہرصورت ان حقائق سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ محمد علی خان انصاری انیسویں صدی عیسوی کے اوائل میں زندہ تھے۔

بحرالمواج ۱۲۰۹ھ میں لکھی گئی ۱۱ اور اس کے دیباچے میں بھی یہی سالِ تالیف درج ہے لیکن بعد ازاں اس میں چند واقعات کا اضافہ کردیا گیا کیونکہ برٹش میوزیم میں موجود اس کتاب کے خطی نسخے میں دُرّانی خاندان کے ۱۲۱۱ھ تک کے واقعات درج ہیں ۱۲۔ یہ کتاب تین ۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد میں غیر ھندوستانی اقوام کی تاریخ ہے۔دوسری جلد میں ھندوستان کے سلاطینِ دھلی اور بابر سے ناصرالدین محمد شاہ تک مغل فرمانرواؤں کا تذکرہ ہے جبکہ تیسری جلد میں احمد شاہ اور شاہ عالم ثانی کی تاریخ کے علاوہ نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کا بھی ذکر ہے۔

نسخہ ھائے خطی:

برِصغیر میں لکھی جانے والی کتبِ تواریخ میں بحرالمواج ایک اھم کتاب ہے لیکن اس کے باوجود یہ کتاب ابھی تک شرمندہ طباعت نہیں ہوسکی۔ یہ کتاب فقط خطی نسخوں کی صورت میں دنیا کے مختلف کتاب خانوں میں موجود ہے اوران خطی نسخوں میں بھی آپس میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔اب ہم بحرالمواج کے چند اھم خطی نسخوں کا تجزیہ کرتے ہیں۔

ایلیٹ نے History of India as told by its own Historians میں بحرالمواج کے جس نسخے کا ذکر کیا ہے وہ راجہ بنارس کی ذاتی لائبریری کا نسخہ ہے ۱۳۔ جس میں ۹ ابواب اور ۴۹ فصول ہیں۔اس نسخے پر سالِ تالیف ۱۲۰۹ھ/۱۷۹۴ء درج ہے ۱۴ اور اس کتاب میں ھندوستان کی تاریخ کے بارے میں کوئی چیز نہیں ملتی۔یہ نسخہ دراصل بحرالمواج کی پہلی جلد ہے۔

Charles Rieu نے برٹش میوزیم کے جس نسخے کا ذکر کیا ہے وہ دراصل بحر المواج کی پہلی جلد کا صرف ایک حصہ ہے۔۱۵

جبکہ بانکی پور لائبریری کی فہرست میں اس نسخے کو اخبار السلاطین کی دوسری جلد بتایا گیا ہے۔ اس نسخے کا آغاز یوں ہے:

" جلدِ دوم اخبارالسلاطین المسمی به تاریخِ بحرالمواج از ابتدای ست جوگ تا اوایل کل جوگ و تا آخر سال یک هزار و دو صد و یازده هجری نبوی صلی الله علیه و آله وسلم مطابق سال یک هزارو هفت صد و نود و شش عیسوی علیه السلام. پوشیده نیست که در اقلیمِ هندوستان چه از اربابِ حکمت و چه از اهلِ ریاضت و چه از زمرهٔ خداوندِ خبرت در کیفیتِ آفرینشِ عالم اختلاف کرده اند."۱۶

بانکی پور لائبریری کا یہ نسخہ اس کتاب کی دوسری جلد ہے۔ اس نسخے کے برگ ۱۱ (الف) پر مؤلف کہتا ہے کہ اس نے غزنوی بادشاہوں کا احوال اس کتاب کی پہلی جلد میں دیا ہوا ہے:

"......و بعد ازو سلطان محمود غزنوی مکرر به نیتِ جهاد لشکر به هندوستان کشیده و غزا نموده و فتح های عظیم او را دست داده که شمهٔ از ذکرِ آن در جلدِ اول گذشت".۱۷

اس کتاب کی تیسری جلد کے بارے میں بھی اس نسخہ میں یوں ذکر ملتا ہے:

"چون ازایامِ سلطنتِ احمد شاه بن محمد شاه فردوس آرامگاه فتنِ عظیم در بنای سلطنتِ خاندانِ بابریه راه یافت بنا برین احوال سلطنتِ احمد شاه بادشاه و حضرت عالمگیر ثانی و شاه عالم عالی گوهر بادشاه در جلدِ ثالث نگاشته"۱۸

دوسری اور تیسری جلد کے یہ نسخے کتاب خانہ بانکی پور میں بالترتیب ۵۴۴ اور ۵۴۵ نمبر پر موجود ہیں۔ اس کتاب کی تیسری جلد کے بارے میں مولوی عبدالمقتدر کا خیال ہے کہ یہ شاہ عالم نامہ کا حصہ ہے۱۹۔ اس خطی نسخے کا آغاز وانجام افتادہ ہے اور اس پر مؤلف کا نام بھی درج نہیں ہے لیکن کتاب کے داخلی شواہد سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نسخہ بحر المواج کی تیسری جلد کا ایک حصہ ہے۲۰۔ اس جلد میں شاہ عالم ثانی سے لیکر ۱۲۰۰ھ، ۱۷۸۵ء تک کے حالات درج ہیں۔ اسٹوری کے خیال کے مطابق یہ تاریخِ مظفری کا ایک حصہ ہے۲۱۔

اس کتاب کا ایک اور مکمل نسخہ برلن لائبریری میں بھی موجود ہے لیکن اس پر کوئی تاریخ درج نہیں

احمد شاہ سے شاہ عالم ثانی تک کے دور کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔[۲۴]

یہ جلد محمد علی خان انصاری کی ایک اور کتاب ''تاریخ مظفری'' سے بہت شباہت رکھتی ہے۔ اور قیاسِ قوی یہی ہے کہ بحر المواج کی دوسری جلد ہی کو بعد میں مؤلف نے ''تاریخِ مظفری'' کے نام سے لکھا ہوگا۔

جلد سوم:

تیسری جلد کے آغاز میں احمد شاہ اور شاہ عالم ثانی کے عہد کے حالات درج ہیں اور نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملوں کا بھی ذکر ہے۔ اس جلد کا ایک حصہ بانکی پور لائبریری میں شاہ عالم نامہ کے نام سے لائبریری نمبر ۵۴۵ پر موجود ہے۔ اسٹوری کے مطابق اس کتاب کی تیسری جلد میں گیارھویں باب کی فصل نمبر بارہ تا چودہ شامل ہے[۲۵]، جس میں احمد شاہ سے شاہ عالم ثانی تک کے دور کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

اسلوبِ نگارش:

اس کتاب میں مؤلف نے واقعات کو سال وار تحریر کیا ہے۔ ناصر الدین محمد شاہ کے دور کے حالات زیادہ تفصیل کے ساتھ درج کئے ہیں اور واقعات تحریر کرتے وقت بنگال کی تاریخ پر خصوصی توجہ دی ہے۔ مؤلف نے محمد قاسم فرشتہ کی تاریخ نورس نامہ سے بھی استفادہ کیا ہے اور اس کتاب میں اس چیز کا اعتراف بھی کیا ہے۔ بانکی پور لائبریری کے نسخہ میں برگ ۴۸ (الف) پر اس کا ذکر یوں ہے:

''در ذکرِ ملوکِ بهمنیه که از تاریخِ نورس نامه تالیفِ محمد قاسم مشهور به فرشته انتخاب شده است''[۲۶]

بانکی پور کا نسخہ خطِ نستعلیق میں ہے۔ اس کے آغاز میں فہرست دی گئی ہے اور کتاب کے عناوین شنگرف سے لکھے گئے ہیں۔ چونکہ ایک عالم کے قلم سے لکھی جانے والی کتاب ہے اس لئے زبان و بیان کے حوالے سے اپنے دور میں لکھی جانے والی تاریخی کتابوں میں نمائندہ حیثیت کی حامل ہے۔

مؤلف کے دیگر آثار:

تاریخِ مظفری:

تیموریانِ ہند کی تاریخ ہے جس میں ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء تک کے حالات درج ہیں۔ کتاب کا پہلا حصہ ۱۲۰۲ھ میں مکمل ہوا تھا اور مؤلف نے اسے اپنے مربی محمد رضا خان بہادر مظفر جنگ کے نام معنون کیا اور اسی مناسبت سے اس کا نام تاریخِ مظفری رکھا۔ بعد ازاں مصنف نے اس میں مزید اضافہ کر کے ۱۲۲۵ھ تک کے

ہے۔ ایک اور نسخہ انڈیا آفس لائبریری میں ۹۸۲-۳ نمبر پر موجود ہے۔ (برائے تفصیل رک۔ اسٹوری، ص۱۴۴/ مارشل، ص۳۰۵)

اب ہم اس کتاب کی مختلف جلدوں اور ان کے مندرجات کا جائزہ لیتے ہیں:

جلد اول: غیر ھندوستانی اقوام کی تاریخ

اس نسخے میں غیر ھندوستانی اقوام کی تاریخ درج ہے۔ یہ جلد ۹ ابواب اور ۴۹ فصول پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ہر باب کو بحر اور اس کی ہر فصل کو موج کا نام دیا ہے۔ کتاب کا آغاز مقدمے سے ہوتا ہے۔ پہلے باب میں ایران قدیم کے بادشاہوں کا ذکر ہے جن میں پیشدادی، کیانی، ساسانی اور اکاسرہ شامل ہیں۔ دوسرے باب میں خلافتِ اُمیہ اور خلافتِ عباسیہ کا تذکرہ ہے۔ تیسرا باب طاہری، صفاری، سامانی، غزنوی، غوری، سلجوقی، خوارزمشاہی، اتابک، اسماعیلی اور قراختائی سرداروں سے متعلق ہے۔ چوتھا باب قیصر، سلجوقیانِ روم، سردارانِ کرمان، اور عثمانیوں کے حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ چھٹے باب میں ترک، تاتار اور مغل عہد کا ذکر ہے۔ ساتویں باب میں چنگیز خان اور اسکے جانشینوں کے حالات درج ہیں۔ آٹھواں باب ایلخانیوں، مظفریوں اور سردارانِ کرت کے بارے میں ہے جبکہ نویں اور آخری باب میں امیر تیمور اور ایران و خراسان میں اس کے جانشینوں کی تاریخ درج ہے۔ اس جلد میں برِ صغیر کی تاریخ سے متعلق کوئی معلومات نہیں فقط غیر ھندوستانی بادشاہوں اور علاقوں کی تاریخ درج ہے۔

جلد دوم: ھندوستان کی تاریخ

بحر المواج کی دوسری جلد میں اس کتاب کا دسواں اور گیارھواں باب شامل ہیں۔

دسویں باب کو دس فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی فصل میں ھندوؤں کے اعتقادات اور ان کے راجوں مہاراجوں کے ذکر کے ساتھ ھندوستان میں اسلام کی اشاعت کے آغاز کا احوال درج ہے۔ دوسری فصل میں شہاب الدین غوری سے لے کر ابراھیم لودھی تک سلاطینِ دھلی کی تاریخ ہے اور یہ باب ۳۵۵ سال پر محیط ۲۲ بادشاہوں کی تاریخ کا احاطہ کرتا ہے۔ تیسری سے دسویں فصل تک دکن، گجرات، سندھ، بنگال، مالوہ، خاندیس، جونپور اور کشمیر کے فرمانرواؤں کے حالات بالترتیب بیان کیے گیے ہیں۔

گیارھواں باب ۱۴ فصول یا مواج پر مشتمل ہے۔ پہلی گیارہ فصلوں میں بابر سے ناصر الدین محمد شاہ تک کے حالات درج ہیں جبکہ آخری تین فصول میں ھندوستان کے مختلف صوبوں کے احوال اور احمد شاہ سے شاہ عالم ثانی تک تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اسٹوری کے مطابق آخری تینوں فصلیں جلد سوم کا حصہ ہیں جس میں

حالات وواقعات شامل کردیے۔اس کتاب میں محمد شاہ اور اسکے بعد کے دور کے حالات تفصیل سے دیئے گئے ہیں۔H.G.Keene نے اپنی کتاب The Fall of the Mughal Empire میں اسی کتاب کو بنیادی آخذ بنایا ہے۔۲۷

تاریخِ احمد شاھی:

احمد شاہ بادشاہ کے دور(۶۷۔۱۱۶۱ھ/۵۴۔۱۷۴۸ء) کی مختصر تاریخ ہے جواندھا کر کے قید ہونے کے بعد ۱۱۸۸ھ میں فوت ہوا۔مؤلف نے یہ کتاب ۱۱۹۶ھ/۱۷۸۲ء میں تحریر کی۔

تالیفِ محمدی:

مؤلف نے یہ کتاب پیغمبران ،خلفائے راشدین ،آئمہ اطہار،اولیائے کرام اوراپنے وقت تک کے دیگر مشائخ کے بارے میں تحریر کی۔

الغرض بحرالمواج برصغیر میں تاریخ عالم پرلکھی جانے والی کتابوں میں بہت اہم ہے۔اس کتاب میں مختلف بادشاہوں کی درباری زندگی کی اندرونی صورتِ حال کے ساتھ ساتھ حملوں کے وقت فوج کی تنظیم،مختلف فرمانرواؤں کے احوال کےعلاوہ مختلف زمانوں کےطرزِ معاشرت کی جھلک بھی ملتی ہے۔البتہ محمد علی خان انصاری جوعہدِ تیموریانِ متاخر کا ایک عظیم تاریخ نویس تھااور جس نے نا صرف حکومت بنگال میں اپنی خدمات سرانجام دیں بلکہ تاریخ نویسی کے ساتھ ساتھ شاعری میں بھی حصہ لیا،لیکن افسوس کہ ہنوز یہ عظیم ادیب دفترِ روزگار میں نغمۂ ناشنیدہ ہے۔

مآخذ ومنابع

۱۔ ایلیٹ نے مؤلف کا لقب "تہور جنگ" لکھا ہے۔

۲۔ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۱

۳۔ ایضاً

۴۔ ریو، چارلس، فہرستِ نسخہ ھائے خطی فارسی در عجائب خانہء برطانیہ، ج ۲، ص ۷۸۹، بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۱۔

۵۔ ریو، چارلس، فہرستِ نسخہ ھائے خطی فارسی درعجائب خانہء برطانیہ، ج ۱، ص ۹۷، بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۱۔

۶۔ دانشنامہِ ادبِ فارسی، بہ سرپرستی حسن انوشہ، تہران، ۱۳۸۰ھ۔ش، ج ۳، ص ۲۲۵۱

۷۔ ایضاً

۸۔ تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان و ھند، لاھور، ج ۵، ص ۱۴۱۔

۹۔ ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن، History of India as told by its own historians.، لاھور، ۱۹۷۶ء، ج ۸، ص ۳۱۶

۱۰۔ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۱۰۸

۱۱۔ ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن، History of India as told by its own historians.، لاھور، ۱۹۷۶ء، ج ۸، ص ۲۳۶

۱۲۔ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۱۰۸

۱۳۔ ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن، History of India as told by its own historians.، لاھور، ۱۹۷۶ء، ج ۸، ص ۲۳۶

۱۴۔ ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن، History of India as told by its own historians.، لاھور، ۱۹۷۶ء، ج ۸، ص ۲۳۵

۱۵۔ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۲

۱۶۔ بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۱

۱۷۔ بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی درخدابخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۲

۱۸ بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی در خدا بخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۲

۱۹ بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی در خدا بخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۴

۲۰ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی در خدا بخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۰

۲۱ اسٹوری، سی۔اے، Persian Literature(A Bio-bibliographical Survey)، لندن، جلد ۱، حصہ ۱، ص ۱۴۴۔

۲۲ مارشل، ڈی۔این، Mughals in India(A Bibliographical Survey of Manuscripts)، لندن ۱۹۸۵ء، ص ۳۰۵۔

۲۳ بحوالہ اسٹوری، سی۔اے، Persian Literature(A Bio-bibliographical Survey)، لندن، جلد ۱، حصہ ۱، ص ۱۴۴۔

۲۴ اسٹوری، سی۔اے، Persian Literature(A Bio-bibliographical Survey)، لندن، جلد ۱، حصہ ۱، ص ۱۴۴۔

۲۵ اسٹوری، سی۔اے، Persian Literature(A Bio-bibliographical Survey)، لندن، جلد ۱، حصہ ۱، ص ۱۴۴۔

۲۶ بحوالہ عبدالمقتدر، مولوی، فہرستِ نسخہ ھائے خطی عربی وفارسی در خدا بخش لائبریری پٹنہ، ۱۹۷۷ء، ج ۷، ص ۲۴

۲۷ ایلیٹ اینڈ ڈاؤسن، History of India as told by its own historians.، لاھور، ۱۹۷۶ء، ج ۸، ص ۳۱۶

۲۸ نبی ھادی، ڈکشنری آف انڈو پرشین لٹریچر، نئی دھلی، ۱۹۹۵ء، ص ۳۶۹